FATWA ZAKAT

By

Kifayatullah Mufti

PH
297.2
M891F

Ed-I

Publisher

Himayat-i-Islam Press
Delhi

n.d.

مولانا مفتی کفایت اللہ کا فتوے

زکوۃ کا بہترین مصرف

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ
زکوۃ کا مصرف مظلومین سمرنا کی امداد ہوسکتا ہی یا نہیں اور ایسی حالت
میں کہ یہ مسلمان مظلوم مجاہدین اسلام کے یتیم اور بیوگان پر مشتمل ہیں افضل
مصرف بھی ہے یا نہیں۔

المستفی
عارف ہسوی

الجواب

مظلومین سمرنا جن میں ہزاروں لاکھوں مسلم خواتین اور ننھے ننھے بچے بھوک
پیاس کی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ بدن ڈھاکنے کیلئے انہیں کپڑا میسر نہیں اور
یونانیوں کی سفاکی اور تشدد کی مصیبت مزید براں ہے ان کی امداد زکوۃ کا
بہترین مصرف ہے اپنے اقارب اور پڑوسی جنکی حالت اسیطرح قابل رحم ہو
انکی حاجت روائی کرنے کے بعد مظلومین سمرنا بے شک ہر طرح مقدم ہیں

محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرس اول مدرسہ امینیہ دہلی

شعبۂ نشریات انجمن ترقی [illegible]

خواتین دہلی سے اپیل

خواتین دہلی!

3686
2.6.7

اسلام پر جو نازک وقت آن پڑا ہے غالباً اسکا تھوڑا بہت حال تمکو بھی معلوم ہو چکا ہو گا۔ اگر نہیں معلوم تو سنو کہ جب سے مذہب اسلام دنیا میں آیا ہے آجتک اُسپر ایسی کٹھن مصیبت نہیں پڑی جیسی کہ اسوقت ہے اسلام پر سینکڑوں آفتین آئیں اور کفار کے ہاتھ سے خدا معلوم کسقدر مصیبتیں اسلام کی حفاظت میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑیں لیکن خدا نے اپنی مدد سے ہر موقع پر مسلمانوں کی مدد کی۔ لیکن اسمرتبہ کچھ ایسی مصیبت ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے آئی ہے کہ جب تک تمام مسلمان مرد۔ عورت اسکے دور کرنے میں حصہ نہ لینگے اسکا ٹلنا مشکل نظر آتا ہے۔

مختصراً یہ سمجھو کہ اسلام کی عزت و عظمت اور اسلامی سلطنت و حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ مقامات مقدسہ ہم سے چھین لے گئے ہیں۔ اور ان مقدس مقامات میں جہاں کوئی غیر مسلم قدم ہی نہ دھر سکتا تھا وہ آج غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں بلکہ اور مدینہ رسول اللہ کے جانشین سے زبردستی چھین کر ایک باغی کے قبضہ میں دیدیئے گئے ہیں۔

اسکے علاوہ لاکھوں مسلمان مردوں اور عورتوں کو قتل کر دیا گیا ہے اور بچوں کو ماؤں کی گودوں سے چھین کر انکی آنکھوں کے سامنے یا تو زندہ آگ

میں جھونک دیا گیا یا برچھیوں پر اٹکا کر انکو ہلاڈالا گیا۔

اسکے علاوہ لاکھوں مسلمانوں کو جنہیں مرد عورتیں اور بچے سب شامل ہیں جلاوطن کر دیا گیا اونکا مال و اسباب لوٹ لیا گیا اب وہ در بدر بھیک مانگ رہے ہیں اور فاقہ سے مر رہے ہیں ایسے مصیبت زدہ مسلمانوں کی تعداد پانچ لاکھ ہے ؛۔

ہزاروں بیبیاں بیوہ کر دیگئی ہیں ہزاروں بچے یتیم بنا دیئے گئے۔ اور ہزاروں اولاد والیاں بےاولاد کی رہگئی ہیں ؛۔

ان مصیبت زدہ بھائیوں اور بہنوں کی مدد کرنا ہم سب کا فرض ہے دہلی کی خاتونوں کو سمجھنا چاہیئے کہ آخر ان پر بھی اپنی دکھیا بہنوں کی خبرگیری واجب ہے کیا تم فاطمہ زہرا عایشہ صدیقہ خدیجہ الکبریٰ کی نام لیوا نہیں ہو یاد کہ جب قیامت میں حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ تمہارا دامن پکڑینگی کہ تمنے سمرنا کے مظلوم بیواؤں اور یتیموں کی کچھ مدد کی تھی یا نہیں تو تم کیا جواب دوگی۔ خاتون جنت تم سے پوچھینگی کہ میں نے اپنے لال حسن اور حسین کو اپنے باپ کی امت پر فدا کر دیا تھا مگر تم سے اتنا بھی نہوا کہ تم اپنے ہاتھ کے میل سے محمد کی دکھیا امت کی مدد کرتیں تو . . . اسوقت تم کیا جواب دوگی۔

معزز بہنو۔ اگر تمہارے دل میں خدا اور اسکے رسول کا کچھ بھی خوف ہے اور اس سے محبت ہے تو اسمرتبہ تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ جسقدر تم اپنے زیورات کی زکوۃ نکالو وہ اپنی مظلوموں کی مدد کیلئے خلافت کمیٹی میں داخل کر دو اور وہاں سے خلافت کی رسیدیں منگوالو جو حقیقتاً گویا جنت کا پروانہ ہیں۔ زکوۃ کے علاوہ بھی جو کچھ تم سے بن پڑے اس کام میں مظلوموں کی

مدد کرو اور انکی مصیبت کو کم کرو۔

بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہمتو اپنی کوزکوٰۃ دینگی جنکو ہر سال دیا کرتے ہیں۔ ہماری زکوٰۃ کے لینے والے اور لینے والیاں تو مقرر ہیں انکو چھوڑ کر دوسروں کو کس طرح دیں۔ مگر بہنو یاد رکھو کہ سب سے زیادہ مقدم اور ضروری ان مظلوموں کی امداد ہے جو خدا اور رسول کیلئے اپنی جانیں اور اپنا مال قربان کر رہے ہیں۔ ایک سال اگر مقامی لوگوں کو زکوٰۃ نہ دی جائیگی تو وہ کسی دوسری طرح اپنا کام چلا لینگے۔ لیکن اگر اسلام پر جان دینے والوں کی مدد نکی گئی تو وہ تباہ و برباد ہو جائینگے۔

اسلئے زکوٰۃ کا بہترین مصرف اگر کوئی ہے تو علمائے کرام کے فتوے کے مطابق یہی ہے کہ سب سے پہلے اُن مظلوموں کی مدد کی جائے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے ہر اک محلہ بلکہ ہر ایک گھرانے کی عورتوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ کی رقم جمع کرکے یا تو حاجی علیجان کی کوٹھی پر بھجوا دیں اور وہاں سے خلافت کی رسیدیں منگوالیں۔ یا خلافت کمیٹی کے دفتر میں بھجوا کر رسیدیں حاصل کرلیں۔

خلافت کی رسید ہی ضرور منگوالیں تاکہ پورا اطمینان ہو جائے کہ روپیہ پہونچ گیا۔

مظلوم ترکن

شعبان کی ۱۴ تاریخ کو جب آبادی کا بیشتر حصہ آتشبازی کے چھوٹنے میں مصروف تھا۔ آدھی رات کے وقت بحر ہند کے مشرقی ساحل پر یا محمد یا محمدؐ کی جگر خراش صدائیں سنائی دیں۔ خیال تھا کہ اس ایک صدا پر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہونگی دو - ملاح مسلمان تھا چیخ اٹھا اور کہنے لگا بیوی تو مجھے کیا سمجھ رہی ہے (عورت) تم یونانی ہو جنہوں نے ہمارے محل ڈہائے ہمارے باغ اجاڑے بچوں کو یتیم عورتوں کو بے وارثا اور لڑکیوں کو برباد کیا۔ (مرد) میں ہندوستانی مسلمان ہوں۔ عورت - نہیں نہیں ہرگز نہیں کیا تم اس رسول کی امت ہو جو خاک عرب سے اٹھا اور جسکا پاک نام محمدؐ تھا ہائے نہیں نہیں ہر گز نہیں۔ ....

لے بھائی ہمارے نالے آسمان تک پہنچے تھے محمدؐ کے واسطے اسوقت جب سفاک یونانیوں نے ہماری عصمت غارت کی ہمارے گھر تاراج کیے ہر مسلمان کو پکارا مگر کسی نے ہم پر رحم نکیا۔

مجھ جیسی لاکھوں خانمان برباد ہستیاں روضۂ اقدس پر دم توڑ رہی ہیں اسکے بعد عورت خاموش تھی اسنے اپنے بچہ کو گود سے اُتارا اسکے چہرہ کو بوسہ دیا اور آواز بلند کیا

واسطہ محمدؐ کا اس بچہ کو اپنی کمائی سے کفن دیدو۔

سمرنا کی دکھیا

میں سمرنا کی دکھیا عورت ہوں۔ مجھ میں ترکوں کا خون ہے۔ وہ ترک جو شریف خصلت ہیں۔ وہ ترک جنکی تلوار سے یورپ کانپتا تھا۔ جو ظالم کے لیے زندے اور مظلوم کے واسطے پناہ اور سہارا ہیں۔ وہ ترک جو یورپ اور ایشیا کے تاجدار تھے۔ وہ جنکا شہریار ساری دنیا کے مسلمانوں کا خلیفہ ہے اور جسکے ہاتھ میں اسلام کا جھنڈا ہے اور کندہے پر رسول خداؐ کی چادر ہے۔

وہ سلطان جسکی ایک پکار پر تمام جہان کے مسلمان لبیک کہتے ہیں۔

دیکھو میں اپنے مفتوح وطن سمرنا کے دل میں کھڑی ہوں سامنے اونچے اونچے سبز سبز پہاڑ ہیں۔ نہریں بہتی ہیں۔ میوے کے درخت پھلوں اور پھولوں میں جھوم رہے ہیں۔ مگر یہاں میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ میری قوم کے بے شمار آدمی یونان نے ذبح کر ڈالے۔ بچے بھی قتل کردیئے گئے عورتوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا کیونکہ وہ اپنی عصمت اور آبرو کو جان سے زیادہ سمجھتی تھیں اور جب انہوں نے یونانی فوج کو ترک لڑکیوں کی عزت پر حملہ آور دیکھا تو وہ لڑ کر مر گئیں۔

اے دنیا کے انسانو۔ اے ہندوستان کے ...... مسلمانو دیکھو میرے بوڑھے باپ کی لاش دیکھو جسکی سفید ڈاڑھی خون میں لال ہو رہی ہے۔ میرے خاوند کو دیکھو جو آنکھوں کے سامنے درخت میں لٹکا ہوا ہے اور آہ میرے معصوم سات سالہ بچہ کی لاش بھی دیکھو جسکے پیٹ میں سنگین ماری گئی تھی اور اس نے میری گود میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم دیا تھا۔

یہ میری اکلوتی یادگار تھی جو ظلم و ستم نے چھین لی۔ اے اولاد والی عورتوں میرے کلیجہ کے داغ کو دیکھو۔ اور اس دولہا کو دیکھو جو موت کا سہرا باندھے میری گود میں لیٹا ہے۔

میرا اور میری قوم کا کچھ قصور نہ تھا سوائے اسکے کہ ہم مسلمان تھے ہمکو بے وطن کرنے کے لئے یہ ستم توڑے گئے ہیں۔ مگر ہم ترک ہیں ہم مسلمان ہیں دنیا کی کوئی مصیبت ہماری ہمت کو پست نہیں کر سکتی۔ لیکن ہم کیا کریں کہ ہمارے وارث قتل ہو گئے۔ اور روٹی اور کپڑا ہم کو میسر نہیں ہے۔ آج سمرنا کے ہزاروں گھروں میں بیوہ عورتیں اور یتیم بچے بھوک سے بلبلا رہے ہیں۔ آج

سمرنا میں ہماری بیکسی اور لاچاری حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسواسطے میں تم کو آواز دیتی ہوں اے اسلام کے سپوت فرزندوں اے غیرت ومحبت رکھنے والوں میری اور میری قوم کی سمرنا میں مدد کرو۔

ہم کو بھوک سے بچاؤ کہ ہم تمہاری ناموس ہیں۔ ہمکو برہنگی سے بچاؤ اور کپڑا دو کہ ہم تمہاری شرم وحیا کی رکھوالیاں ہیں۔

اپنی خوشی میں ہماری مصیبت یاد کرو۔ اپنی مصیبت میں ہماری تباہی کا قصہ بھی سامنے لاؤ کہ ہم تم دو اور جدا نہیں ہیں تم ہمارے ہو ہم تمہارے ہیں کہ اسلام نے ہم تم کو ایک کر دیا ہے۔

(آؤ سمرنا میں ہماری مدد کرو)

المشتہرین

(مولٰنا) کفایت اللہ (مولٰنا) احمد سعید

(مولٰنا) عارف ہسوی۔ شیخ محمد تقی

(جج قومی عدالت (حاجی) عبد الغفار

(حمایت اسلام پریس دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی النبی و آلہ

پہلے مجھے دیکھئے

ہندوستان میں آجکل مذہبی دنیا میں دیانندیوں[1] یا آریوں کا جسقدر شور و شغب ہے۔ اُس قدر اور کسی فرقہ کا نہیں ہوگا۔ جہاں دیکھو۔ انہی کا شور و غوغا ہے۔ جدہر نظر اٹہاؤ۔ انہی کا فساد ہے۔ ہندوؤں۔ سکھوں۔ جینیوں وغیرہ اقوام ہند سے تو ان کا چولی دامن کا ساتھ تھا۔ لطف یہ ہے۔ کہ مسلمانوں سے بھی ہر جگہ الجھتے ہیں۔ اور اسلام ہاں خدا کے سچے دین اسلام سے بھی منہہ آتے ہیں۔ اب اس جگہ طبعاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان کو ایسا کرنے کی اتنی جرأت کیوں ہوئی؟ اس کا

جواب

یہی ہے۔ کہ ان کے گرو یا آریہ سماج کے بانی مبانی یا بقول دیانندیاں رِشی بلکہ مہرشی دیانندجی نے انکو (بزعم خود) ایک مضبوط ہتھیار بنا کر ہاتھ میں دے رکھا ہے۔ جسکا نام ستیارتھ پرکاش ہے۔ جسمیں دیانندجی نے آریہ مت کے سوا تمام مذاہب کا رد کیا۔ اور اپنے مذہب کے ضروری مسائل بھی لکھے۔ جسقدر حصہ اوسکا اسلام سے متعلق تھا۔ اوسکا جواب تو خاکسار نے

[1] دیانندی لفظ کوئی طنزاً نہیں لکھا۔ اور نہ یہ کوئی بُرا ماننے کی بات ہے اسکے معنے ہیں دیانند کے خیالات کا پیرو۔ چنانچہ آریوں کے لیڈر لالہ منشی رام جالندہری دیانندی کہلوانا فخر سمجھتے ہیں۔ دیکھو اخبار ست دہرم پرچارک جالندہر مورخہ ۲۸۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰ کالم ۲۔

مفصل لکھا جسکا نام حق پرکاش ہے۔ جو خدا کے فضل سے تمام ملک میں شائع ہو کر سعادت مندوں کو فائدہ بخش ثابت ہوا۔ مگر آریوں کے خیال دیانند جی کی نسبت بدستور ویسے ہی پائے جیسے کہ کوئی پیرو اپنے پیر یا کوئی چیلہ اپنے گرو کی نسبت کہتا ہے۔ کہ ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہمسے گو خدا پھر جا

کہیں ان کا نام رشی رکھا جاتا ہے۔ کہیں ان کا نام مہرشی پکارا جاتا ہے۔ کہیں ان کی زندگی کا مقابلہ خدا کے انبیاء بلکہ سید الانبیاء علیہم السلام کی زندگی سے کیا جا رہا ہے۔ اُن کے علم اور ودیا کا تو یہ حال ہے کہ تمام دنیا کے پنڈت اور تمام آریہ ورت کے سنسکرت دان اور ویدانتی سب کے سب اُن کے علم اور ودیا کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا۔ کہ ایسے بڑے ودوان اور عالم کی لیاقت اور فہم و فراست کا نمونہ ملک کو دکھایا جاوے۔ جس سے صرف یہی فائدہ نہ ہوگا۔ کہ ملک کو آریوں کے گرو سوامی دیانند ہی کا حال معلوم ہو جائے گا۔ بلکہ اُن کے تمام رشیوں کے فہم و فراست کا اندازہ بھی ہو سکیگا۔ کیونکہ جب مہرشی دیانند جی ایسی سمجھ اور عقل کے مالک ہوئے۔ تو چھوٹے موٹے رشیوں کا کیا شمار ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

مخفی نہ رہے۔ کہ اس کتاب میں ہم صرف چند مقامات ایسے بتلا دیں گے۔ جن سے مہرشی جی کے فہم و فراست کا اندازہ ہو سکے۔ لیکن اون سوالات کے جوابات نہیں دیں گے۔ کیونکہ اُن کے مفصل جوابات ہم رسالہ حق پرکاش میں دے چکے ہیں۔ ناظرین اوسکو اُٹھا کر دیکھنے کی تکلیف گوارا کریں واضح رہے۔ کہ ہم ان مقامات میں قرآن شریف کا ترجمہ نہ اپنا لکھینگے نہ کسی آجکل کے مترجم کا بلکہ شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم کا ہوگا تاکہ سماجیوں کو

شبہ نہ ہو۔ کہ ہم نے دانستہ تکلف سے سوامی جی کے کلام کو غلط کیا ہے۔ گو ہم جانتے ہیں۔ کہ ہمارے سماجی دوستوں سے یہ امر ممکن نہیں۔ کہ وہ سوامی جی کی نسبت اتنا بھی منہہ سے نکالیں۔ کہ واقعی سوامی جی نے سخت غلطی کھائی ہے کیونکہ سماجی اور غلطی کا اقرار؟ محالات سے ہے۔ بلکہ جہانتک ہوسکیگا۔ یہی کوشش کریں گے۔ کہ کسی طرح ہونہ ہو۔ ان اغلاط کی مضبوطی کیجاوے کیونکہ سوامی جی کی نسبت اُن کا یہی خیال ہے ۔

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھہ بُت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھہ سی تو مجھہ سے مرا خدا پھر جا

سماجی دوستو اپنے چوتھے اصول کو یاد کرکے اس رسالہ کو پڑہو گے۔ تو بہتر نتیجہ پاؤ گے۔ اور سمجھو گے۔ کہ سوامی جی نے تم سے کیسی عداوت کی ہے۔ کہ تمکو اندھیرے گڑھے میں گرایا ہے:۔

بچو! بچو!! بچو!!!

سب سے بڑا جاہل کون ہے؟

سوال مندرجہ عنوان کا جواب دینا ذرا ٹیڑہی کھیر ہے کیونکہ عقل ایک ایسا جوہر ہے کہ ہر ایک کو پسند ہے۔ اور جہالت ایک ایسا بد وصف ہے۔ کہ ہر ایک کو ناپسند۔ چنانچہ شیخ سعدی مرحوم نے لکھا ہے کہ ۔

گر از بساط زمین عقل منعدم گردد
بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم

دنیا نے اگرچہ بیانتک ترقی کرلی ہے کہ مسمریزم کے ذریعہ سے اندر کی بھید باہر لائی جاتی ہیں۔ فوٹوگراف کے ذریعہ سے اوزاروں کو بندکی قدرت کے کرشمہ دکھائی جاتی ہیں

جنگی آلات سے ہزارہا جانوں کا ایک منٹ میں خون کیا جاتا ہے پانی کے اندر ہی اندر پیغام رسانی کا سلسلہ پہنچانے کی کوشش ہو رہی ہے مگر ہمارے سوال کا جواب ایسی مادی ترقیات کرنیوالوں سے نہیں مل نہیں سکتا۔ اس کے حل کرنے کیلئے کسی اہل دل کی ضرورت ہے۔ صاف باطن لوگ اس سوال کے جواب کی طرف ہمیشہ سے متوجہ رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اپنے فہم کے مطابق اس کے جواب کے لئے قاعدے مقرر کئے ہیں۔ چنانچہ شیخ سعدی مرحوم نے بھی اسکے لئے ایک قاعدہ مقرر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص دو آدمیوں کی باتوں میں دخل دیتا ہے۔ وہ بڑا جاہل ہے"

مگر جو قاعدہ اور قانون سوامی دیانند سرستی جی بانی آریہ سماج نے تلایا ہے۔ اُس سے ہمارے اس سوال کا جواب بہت آسانی سے ملسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"بہت لوگ ایسے ضدی اور متردد ہوتے ہیں۔ کہ وہ متکلم کے خلاف منشا تاویل کیا کرتے ہیں۔ خصوصاً مذاہب والے لوگ کیونکہ مذہب کے پاس خاطر سے اُن کی عقل تاریکی میں پھنس کر زائل ہو جاتی ہے"۔ (دیباچہ ستیارتھ ص)

بہت خوب! ؎

ہُوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میری حق میں
زلیخا نے کیا خود پاکدامن ماہ کنعاں کا

پس ناظرین! اس اصول کو خوب حفظ کر کے ہمارے اس رسالہ کو پڑھیں اور اس قاعدہ سے فائدہ حاصل کریں۔ الحمد

ابوالوفاء

امرتسری

سوامی دیانندجی کا علم وعقل

(۱) قرآن شریف کے پارہ اول رکوع ۱۳ میں ہے:-

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ (پارہ ۱۔ رکوع ۱۳)

دل چاہتا ہے بہت کتاب والوں کا کسی طرح تمکو پھر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کردیں حسد کرکے اپنے اندر سے بعد اسکے کہ کھل چکا انپر حق۔

مطلب:- یہ کہ خداوند تعالی مسلمانوں کو اطلاع دیتا ہے کہ یہودی اور عیسائی وغیرہ کافر لوگ دل سے اِس بات کو چاہتے ہیں۔ اور آرزو رکھتے ہیں کہ تم اسلام میں آنے کے بعد پھر اسلام سے نکلکر کافر بنجاؤ۔

اب سنئے! سوامی جی کیا کہتے ہیں:-

"ایسا نہ ہو۔ کہ کافر لوگ حسد کرکے تمکو ایمان سے منحرف کردیویں۔ کیونکہ ان میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں"۔ (ستیارتھ صفحہ ۹۶)

پہلے تو ترجمہ ہی غلط کسی مترجم قرآن سے سماجی یہ ترجمہ دکھادیں۔ تو مبلغ صد ۱۰۰ چہرہ دار ہم سے انعام لیں۔ پھر اس پر طرفہ یہ کہ اسپر جو سوال اور اعتراض کیا ہے وہ اس ترجمہ کو صحیح مان کر بھی نہیں آسکتا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"دیکھئے خدا ہی اُن کو یاد دلاتا ہے۔ کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ نہ گرادیویں کیا خدا سمہ داں نہیں ہے۔ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہوسکتیں" (صفحہ ۹۰)

ناظرین! پہلے تو ہمارا اصل ترجمہ سے اِس اعتراض کو ملائیں کہ قرآن شریف کے منقولہ مقام سے خدا کا سمہ داں ہونا ثابت ہوتا ہے یا ہیچمدان۔ اسے بھی جانے دیجئے۔ جو ترجمہ سوامی جی نے غلط ملط لکھا ہے۔ اُسے ہی دیکھئے

کہ اوس سے بھی خدا کا عالم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یا بے علم ہونا۔ اگر بے علم ہوتا تو مسلمانوں کو کیوں متنبہ کرتا۔ کہ اون سے بچو۔ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی نے قرآن شریف کو بغرض تحقیق نہیں دیکھا۔

(۲) قرآن شریف کے تیسرے پارہ کے دوسرے رکوع میں ہے:۔

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ (پارہ ۳۔ رکوع ۲)	اُسی کا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اُس کے پاس مگر اُس کے اذن سے جانتا ہے۔ جو خلق کے روبرو ہے اور جو پیچھے ہے۔ اور یہ نہیں گھیر سکتے۔ اوس کے علم میں سے کچھ۔ مگر جو کچھ وہ چاہے۔

مطلب یہ کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی حکومت اور علم کی وسعت کا بیان ہے ـــــ کہ آکاش (آسمان) اور پرتھوی (زمین) کی جتنی پدارتھ (چیزیں) ہیں۔ سب اوسی کی ملک ہیں۔ وہ سب کا مالک ہے۔ اُس کا علم اتنا بڑا وسیع ہے۔ کہ مخلوق کی آگے اور پیچھے کی سب باتیں جانتا ہے۔ مگر مخلوق اوسی قدر جان سکتی ہے۔ جتنا وہ چاہے:۔

ناظرین! اس "چاہے" کے لفظ کو جسے ہم نے دونوں موقعوں (ترجمہ اور مطلب) پر جتا دیا ہے۔ غور سے پڑھو۔ اور یاد رکھکر سوامی جی کا کلام سنو آپ فرماتے ہیں۔

جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے۔ سب اُس کے لئے ہی چاہیے:۔ صفحہ ۹۵

سماجی دوستو! غور سے دیکھو۔ کہ "چاہے" کا لفظ جو قرآن میں ہے ایسا ہی بے موقع ہے؟ جیسا کہ سوامی جی کی عبارت میں ہے۔ اسکو پڑھو۔ اور اس سے بعد سوامی کا پرشن (سوال) سنو! آپ فرماتے ہیں:۔

"جو آسمان اور زمین پر چیزیں ہیں۔ سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں۔ اپنے واسطے نہیں۔ کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں" صفحہ مذکور

جب ترجمہ ہی ایسا لکھا۔ جو مطلب خیز نہ تھا۔ تو سوال کی کیفیت معلوم شد تعجب ہے۔ کہ سوامی جی نے یہ سوال نہ کیا۔ کہ یہاں چاہیے کیا بے محل ہے۔ شائد اس لئے نہ کیا ہوگا۔ کہ قرآن میں تو بے محل نہ پایا ہوگا۔ آخر سمجھے ہوں گے۔ کہ یہ کیا انصاف ہے۔ کہ بگاڑوں بھی میں اور سوال بھی میں ہی کروں؟

سماجیو! انصاف سے کہنا۔ کہ سوامی جی نے قرآن پر کچھ غور و فکر کیا تھا؟ ناظرین! یہ ہے سوامی دیانند آریوں کے مہرشی کی تحقیق اور یہ ہے ہماری تعلیم یافتہ پارٹی سماجیوں کی اندھی تقلید ؎

بُت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

یہ مقام دیکھکر مجھے یقین نہ ہوا۔ کہ سوامی جی نے ایسی بات لکھی ہوگی۔ گو اُن کی طبیعت میں ایسا پریم تو نہ تھا۔ کہ وہ کسی قوم یا شخص کی غلطی کی اصلاح کرتے لیکن آخر اپنے علم اور اپنے مشق اور اپنی ذات و صفات کے سبب تو دشمن نہ تھے۔ پھر ایسا کیوں کرتے۔ کہ ایک لفظ کو اپنی شکل سے نکالکر مخالف کو بدنام کرنے کی خاطر خواہ مخواہ بگاڑتے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ شائد اردو مترجموں سے غلطی ہوئی ہے۔ اس خیال سے میں نے ناگری ستیارتھ دیکھی۔ تو اُس میں بھی یہی (ईचा) لکھا ہے۔ تو مجھے جیسا کہ سوامی جی کے علم و عقل کا پتہ ملا۔ اُن کے چیلوں اور سماج کے لائق لیڈروں اور مترجموں کے علم و انصاف کا حال بھی کھل گیا۔ مجھے یقین ہوگیا۔ کہ جیسا یہ فرقہ گندم نما جو فروش ہے۔ کوئی نہ ہوگا۔ کہ دعوی تو یہ کہ ہم جس بات کو قبول کرتے ہیں کسی شخص کے لحاظ سے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ تحقیق سے کرتے ہیں۔ پھر کیا اونہوں نے

قرآن شریف مترجم اردو بھی کبھی نہ دیکھا تھا۔ یا ترجمہ کرتے وقت انکو اس بات کا خیال نہ آیا۔ کہ سوامی جی نے یہاں قرآن کی آیت سے کیا برتاؤ کیا ہے۔ اسکو سوچتے پھر جیسے اور مقاموں پر حاشئے لگائے ہیں۔ یہاں بھی حاشیہ لگاتے کہ سوامی جی نے اس موقع پر علم و عقل سے کام نہیں لیا۔ مگر سوچتے تو کیسے سوچتے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم کو خدا پھر جا

(۳) قرآن شریف میں ہے۔ خداوند تعالی اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا ہے :۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (س ۱۳ رعد رکوع ۱)

اللہ وہ ہے۔ جس نے بنائے اونچے آسمان بن ستون۔ دیکھتے ہو۔

مطلب :۔ یہ کہ آسمان کو دیکھنے سے اس کا شکل خیمہ کے ہونا جو نظر میں آتا ہے۔ اُس سے خیال پیدا ہوتا تھا۔ کہ خیموں کی طرح آسمان کیلئے بھی ستون ہونگے اس واہمہ کو دفع کرنے کے لئے خدا نے فرمایا۔ کہ ہم نے آسمانوں کو بے ستون پیدا کیا ہے۔ اس مضمون کو یاد رکھو۔ اور سوامی جی کا منقولہ ترجمہ اور سوال سنو! آپ فرماتے ہیں :۔

"اللہ وہ شخص کہ جسنے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اوسکو" ۱۲، ۱۳، ۲

ترجمہ تو کسیقدر ٹھیک ہے۔ مگر سوال یہ ہے :۔ کہ

"مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ اگر جانتا ہوتا۔ تو آسمان کو جسمی کر دران نہیں ستون لگانے کا ذکر نہ لکھتا۔" (صفحہ مذکور)

ناظرین! انصاف سے کہئو کہ قرآن میں ستون کی نفی کیگئی ہے یا اثبات؟ سماجی دوستو! انصاف سے کہنا کہ ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ میں جو سوامی جی نے لکھا ہے کہ متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنے کرنیوالا منمّد (؟) اشدی

اور مذہب کی تاریکی میں پہنسکر عقل کو زائل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ کن لوگوں کیلئے ہے۔ اپنے چھوٹے اصول کو جو ہاتھی کے دانتوں کی طرح بڑا چمکیلا ہے۔ یاد کر کے بتلاتا ہے

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور انصاف کرنا خدا کو دیکھکر

(۴) عرب کے مشرکوں کا عقیدہ تہا۔ کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں اسی لئے نظروں سے مخفی رہتی ہیں۔ اِس بدعقیدہ کا رد قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے چنانچہ سورہ نحل میں اس کا رد کرنے کو خدا نے فرمایا:۔ کہ

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ
پارہ ۱۴۔ رکوع ۱۳)

ٹہیراتے ہیں۔ اللہ کی بیٹیاں وہ اِس لائق نہیں یعنی وہ اس سے پاک ہے اور انکو جو دل چاہے اور جب خبر ملے ایسے کسی کو بیٹی کی سارے دن ہے اوس کا منہ سیاہ اور جی میں گھٹ رہا ہو:۔

مطلب:۔ یہ کہ لڑکیاں جو خود اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے لڑکے تجویز کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا اولاد کے دہندے ہی سے پاک ہے۔ یہ سب کچھ کہکر فرمایا۔ اَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ۔ سنو۔ لوگو! یہ لوگ بہت ہی بُرا خیال کرتے ہیں:۔

آیت مذکورہ کے صرف ترجمہ ہی سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس مقام پر عرب کے مشرکوں کے اس غلط خیال بیہودہ مقال کا رد کرنا منظور ہے۔ اب سوامی جی کی کتھا سنئے! آپ فرماتے ہیں:۔

"اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکی ہے اوسکو اور واسطے اُن کی ہے جو کچھ کہ چاہیں" (صفحہ ۷۰۶)

اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ

"اللہ بیٹوں سے کیا کرے گا۔ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں۔ اس کا کیا باعث ہے" ۔ صفحہ مذکور

سماجی دوستو! سچ کہنا۔ اپنے جو تھے اصول کو یاد کرکے کہنا کہ یہ اعتراض سوامی جی کا قرآن شریف پر ہے۔ یا عرب کے مشرکوں پر؟

اِس جگہ سماجی مترجموں کی مساعیٔ جمیلہ اور کوشش کا ذکر بھی ناظرین کی دلچسپی کیلئے کسیقدر کرتے ہیں:۔

یہ ترجمہ جو ہمنے سوامی جی کی طرف سے لکھا ہے ناگری "ستیارتھ پرکاش" میں ملتا ہے۔ مگر اردو مترجموں نے دیکھا ہوگا۔ کہ یہ کیا غضب ہے۔ کہ آئت قرآنی میں تو عرب کے مشرکوں کا رد ہے۔ کہ وہ خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ اور سوامی جی مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو انصاف اور حوصلہ نہ ہوا۔ کہ صاف اور کھلے لفظوں میں نوٹ لکھتے۔ کہ "اس جگہ سوامی جی محکم قرآن کے خلاف منشاء مطلب سمجھکر ضدی اور متمرد بن گئے ہیں۔ اور مذہب کی تاریکی میں پھنسکر عقل کو زائل کر بیٹھے ہیں۔" (دیکھو دیباچہ ستیارتھ پرکاش ملک) بلکہ اِس کی بدلے اونھوں نے یہ کیا۔ کہ آئت اور ستیارتھ کا ترجمہ ہی بدلدیا اور "اُن" کیجگہ "اُس" رکھکر یوں ترجمہ کیا:۔ کہ

"واسطے اسکے ہی جو کچھ کہ چاہتا ہے":۔

حالانکہ ناگری "ستیارتھ پرکاش" میں جو سوامی کی اپنی تحریر ہی صاف "اون" (ان کی) کا شبد لکھا ہے۔ اور آن کے دوسرے بھائیوں (گوشت خور سماج) کی مترجم لالہ رادھاکشن ستو نے اِسی مقام کا ترجمہ "اون" کے لفظ سے کیا ہے۔ گو اوس مترجم سے بھی ایک غلطی ہو گئی۔ کہ "ہیں" کی بجائے اوسنے "ہے" لکھا ہے لیعنے یوں ترجمہ کیا ہے۔ کہ

"واسطے اُن کے ہے جو کچھ چاہے" ص۲۵ ترجمہ ستھ جی

مگر اصل ناگری ستیارتھ پرکاش کے دونوں خلاف ہیں وہاں جیسے (ان کی) کا

لفظ ہے۔ ویسے (चाहे) کا شبد بھی موجود ہے :۔

غرض مترجموں کی ساعی جمیلہ کا تو شکریہ ہے۔ کہ اُنہوں نے سوامی جی کی بات بنانے کی خاطر جمع کے صیغے کو مفرد کی شکل میں لاکر تناسخ کا عملی ثبوت دیا۔ مگر ہمارا روئے سخن سوامی جی سے ہے۔ کہ اونہوں نے جو خود اس آیت کا ترجمہ ناگری میں نقل کیا۔ جو ہمنے بھی لکھا ہے۔ اوسپر اون کو کیا سوال سوجھا۔ سماجیو! آرین رشی بلکہ مہرشی بننے کو اسیقدر لیاقت کافی ہے۔ یا اس سے کچھہ زیادہ چاہئے۔ سچ بتلانا اور نیم دہرم سے تبلانا ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(۵) یہ نمبر ذرا تفصیل چاہتا ہے۔ ناظرین غور سے سنیں۔ کیونکہ اس میں سوامی جی واقعی خلاف منشاء متکلم کے معنے کرنے کے مجرمانہ فعل میں پہنسکر عقل کو خیرباد کہہ بیٹھے ہیں :۔

یسئلک الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله وما یدریک لعل الساعة تکون قریبا ان الله لعن الکافرین و اعد لهم سعیرا خالدین فیها ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوههم فی النار یقولون یالیتنا اطعنا الله و اطعنا الرسولا وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ربنا اٰتهم ضعفین من العذاب والعنهم لعنا کبیرا :۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۵)

پوچھتے ہیں۔ تجہسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہے اللہ ہی پاس ہے اور تو کیا جانے شائد وہ گھڑی پاس ہی ہو۔ بیشک اللہ نے پہٹکارا ہے منکروں کو اور رکہی ہے اُن کے واسطے دہکتی آگ رہا کریں اسمیں ہمیشہ نپاویں۔ کوئی حمائتی نہ مددگار جسدن اوندہے ڈالے جائیں اون کے منہہ آگ میں کہینگے کسیطرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا۔ اور کہینگے اے رب ہم نے کہا مانا اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا پہر اونہوں نے چکادی ہم سے راہ اے رب اُنکو دیدو دُونی مار

اور پہٹکار کر اون کو بڑی (۱)

مطلب :- یہ کہ قیامت کے روز جب مجرموں - منکروں - شریروں کو جہنم میں ڈالا جاوے گا - تو جو لوگ محض اپنے رئیسوں اور سرداروں ہی کے کہنے سے کفر پر اڑے رہے ہوں گے - وہ اُن رئیسوں کی جناب باری میں فریاد کریں گے کہ خداوندا! اِن لوگوں کے بہکانے سے ہم تیری راہ سے بہک گئے - پس ہم سے زیادہ ملامت اور لعنت کے قابل یہ لوگ ہیں - پس تو انکو ہم سے دگنا عذاب کر -

ناظرین :- اس مضمون کو یاد رکھیں - اور سوامی جی کا ایڈیشن بھی نہیں لیجو تو اپنے اس موقعہ پر کئی ایک رنگ جمع کئے ہیں - بہت ہی آیات کو لیکر آدھا تیتر آدھا بٹیر بنایا ہے سب کا یہاں نقل کرنا رسالہ کو اختصار سے نکالکر طوالت تک پہنچا دیگا - ہاں اِن آیات مذکورہ میں سے آپنے جو فقرے نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں :-

"اے رب ہمارے دے انکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر انکو لعنت بڑی صفحہ ۲۰ ؎"

ناظرین ! پہلے تو سوامی جی کا ترجمہ منقولہ ہمارے تمام ترجمہ سے مقابلہ کریں اور دیکھیں کہ آپ نے کیسا آدھا تیتر آدھا بٹیر بنایا ہے - جتنے حصے کو سوامی جی نے نقل کیا ہے ہم نے اصل ترجمہ میں اوپر خط دیدئے ہیں - ناظرین بغور دیکھیں - کہ کیا غٹ ربود کرکے سوامی جی نے اپنا سادہ پن ظاہر کیا ہے - اب ذرا آپکا اعتراض بھی سُنئے ! اور تو جو کچھ درافشانی کی ہے وہ بجائے خود ہے اُس کا جواب حق پرکاش میں ملسکتا ہے - مگر ایک جملہ خاص قابل ذکر ہے - آپ فرماتے ہیں :-

"واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں - کہ خدا سے دوسروں کیلئے دگنا عذاب اور دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں ؎ صفحہ مذکور"

جس مضمون پر سوامی جی کو غصہ (غصہ) چڑھا ہے - اور آپے سے باہر ہو کر متوالوں کی طرح کچھ کی کچھ کہہ رہے ہیں - ناظرین کی آسانی کیلئے ہمنے اُس مضمون پر اپنے منقولہ ترجمہ میں خط دے دیا ہے - ناظرین اُسے ذرا پہلے پیچھے ملا کر پڑھیں - تو اونکو صاف معلوم ہو جائے گا - یہ پیغمبروں کا کلام ہے یا آریہ سماجیوں کا جو عذاب میں پھنسے ہوئے یہ سوامی جی کے حق میں ڈبل دعا کریں گے - بعد اس تحقیق کے

ایک تکلیف اور گوارا کریں ۔ کہ سوامی جی کی کتاب ہو سکا ملاحظہ فرماویں ۔ جہاں آپ لکھتے ہیں :۔

"آگے پیچھے موقع و محل مناسب نہ دیکھکر معنے کرنیوالے ناپاک باطن والے جاہلوں کو واقعی علم نہیں ہوتا ۔ صہ ۵۲۷"

اس ملاحظہ کے بعد ہمارے سماجی سجنوں سے دریافت کریں ۔ کہ انہو جو کچھ اصول گویا دکر کے بتلاؤ ۔ کہ سوامی جی مہاراج کن لوگوں میں ہیں ؟

جی چاہتا ہے ۔ کہ اس جگہ ذرا اور سوامی جی کے ہاتھ کی صفائی دکھا کر ناظرین سے داد انصاف چاہیں ۔ آپ صفحہ ۵۰۷ پر لکھتے ہیں :۔

"اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دہرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے":۔

ذرا اس عبارت کو بھی دیکھیں اور اوس ورافشانی کو بھی دوبارہ پڑہیں ۔ جو ناظرین کی خاطر ہم مکرر نقل کر دیتے ہیں ۔ کہ

"واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں ۔ کہ خدا سے دوسروں کے واسطے دو گنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں"

ان دونوں عبارتوں کے دیکھنے کے بعد ہمیں بتلاویں کہ سوامی جی نے مسلمانوں کے پیغمبروں کی ہتک کر کے (بقول خود) جہالت سے کتنا حصہ لیا ہے ۔

سماجیو! مسلمانوں کا علم و عقل لکھنے والو! اور تہذیب الاسلام میں تہذیب کی مٹی خراب کرنیوالو! بتلا سکتے ہو؟ کہ سوامی جی کا یہ فتوی خود ان پر بھی ہے یا نہیں ؟

اور سنئے ! آپ فرقہ چارتڑ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

"ان میں بہت سی باتیں اچھی ہیں ۔ یعنی اہنسا (رحم) اور مذموم افعال مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے ۔ لیکن غیر مذاہب کی مذمت

کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ سب اچھی باتیں بھی معیوب ہوگئی ہیں صفحہ ۵۶۹

سماجی دوستو! مانا کہ سوامی جی میں بہت کچھ گُن (ہنر) تھے۔ بھگت بھی تھے۔ خلاف قانون فطرت مجرد بھی تھے۔ بھلے پُرش بھی تھے۔ مگر دوسرے مذہبوں کی مذمت کرنے سے بتلاؤ۔ تو وہ (بقول خود) کس شمار میں ہیں:۔

سماجیو! خدا کے سچے مہاتماؤں (نبیوں) کی بے ادبی کا نتیجہ پایا یا ابھی کچھ کسر ہے؟ دیکھا ہ

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

اگر ہم اُن تمام گالیوں کو جو سوامی جی نے اپنے مبارک قلم کے ذریعہ سے مسلمانوں عیسائیوں۔ یہودیوں۔ سکھوں۔ جینیوں کے بزرگوں کو دی ہیں اور بدزبانی سے یاد کیا ہے۔ اس جگہ لکھیں۔ تو رسالہ اپنے اصلی موضوع (غرض) سے نکل جائیگا اس لئے اون کو ایک الگ مضمون میں بتلاویں گے۔ انشاء اللہ ''

(۶) قرآن شریف میں خدائے تعالی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے:۔ کہ

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ (پارہ ۲۲ - رکوع ۱۸)	قسم ہے اس پکے قرآن کی تو تحقیق ہی بھیجے ہوؤں میں سے اوپر سیدھی راہ کی اتارا بڑا زبردست رحم والے کا

سوامی جی نے جو اس آیت کا ترجمہ نقل کیا ہے۔ وہ بھی صحیح ہی آپ لکھتے ہیں:۔
قسم ہے قرآن محکم کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے اوپر راہ سیدھی کے اوتارا ہے خدا غالب مہربان نے" ص ۷۲۱

سوامی جی کے ترجمہ میں سے جس لفظ (غالب) پر ہم نے خط دیا ہے یہ عربی لفظ عزیز کا ترجمہ ہے۔ ہماری منقولہ عبارت میں "زبردست" سے ترجمہ کیا گیا ہے اور سوامی جی کے منقولہ ترجمہ میں (غالب) کے لفظ سے۔ بہر حال مطلب ایک ہی ہے مگر غور طلب بات یہ ہے۔ کہ یہ لفظ (غالب) سوامی جی کے ترجمہ میں کس کی صفت ہے یعنی کس کو غالب کہا گیا ہے

کچھہ شک نہیں۔ کہ یہ لفظ (غالب) خدا کی صفت ہے یعنی اس کلام میں خدا کو غالب کہا گیا ہے۔ نہ کہ کسی اور کو۔ پس ناظرین! اس ضروری بات کو جو ترکیب کلام کے متعلق ہو خوب ذہن نشین رکھکر سوامی جی کی کتھا سنیں:۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے۔ تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے" صفحہ مذکور۔

سماجیو! یہ تو ہم پھر بتلا دینگے۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کچھہ عالم تھے کہ تمہارے رشی اور مہرشی جی کو اُن کی کتاب کا ترجمہ کیا ہوا بھی سمجھہ میں نہیں آتا اور جگہ جگہ دہکے کھاتے ہیں۔ مگر پہلے یہ تو بتلاؤ۔ کہ یہ سوال کس عبارت پر ہے

ناظرین! آپکا انصاف کہتا ہے۔ کہ سوامی جی نے قرآن شریف کو سمجھنے پر کچھہ دقت لگایا ہوگا۔

ہائے کیسا پاپی اور متر دھندی کا عقل کا دشمن ہے۔ جو متکلم کے خلاف منشا کلام کا مطلب سمجھے اور بتلاوے (دیباچہ ستیارتھ)

ہائے کیسا ناپاک باطن ہے۔ جو کلام کو آگے پیچھے ملا کر معنے نکرے (بھومکا ص۵۲)

سماجیو! اسپر یہ ہے

لطف یہ لطف ہے الٹا ہیں میرے یار گلے یار
ہائے غلطی سے گدھے لکھتا ہے ہوز سے ھمار

کہانتک سوامی جی کے علم وعقل کی داد دی جائے مفصل کیلئے ہم اپنے اُسی مفصل رسالہ حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دیتے ہیں۔ مسلمان ناظرین اگر ان مقامات سے مطالعہ سے کبیدہ خاطر ہوئے ہوں۔ تو اُن کی رنجیدگی دفع کرنے کو ہم تیرھویں باب جسمیں سوامی جی نے عیسائیوں کے متعلق درافشانی کی ہے۔ ایک مقام نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے مسلمان بھائی سوامی جی کی نسبت رنجیدگی کو خیرباد کہیں اور جانیں کہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است ٭ مقتضائے طبیعتش این است

بائبل کی کتاب پیدائش باب ۲۴ میں ذکر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے اپنے خادم کو اپنے بیٹے کی شادی کرنے کو بھیجا۔ جب اوسکو وہ مکان ملا۔ تو اُس نے اُس کامیابی پر بطور شکریہ کے جو کچھ کہا۔ اوسکو سوامی جی نے نقل کیا ہے

"خداوند میرے خاوند ابرہام کا خدا مبارک ہے جسنے میرے خاوند (یعنی آقا ابراہیم) کو اپنی رحمت اور اپنی راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خداوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھلائی"

اِس مضمون کو ناظرین یاد رکھیں اور سوامی جی کے اعتراضات سنیں آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا وہ ابرہام ہی کا خدا تھا۔ اور جسطرح آجکل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں ایسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ صفحہ ۶۲۹"

ناظرین! عبارت مذکورہ کو غور سے دیکھیں اور سوامی جی کے اعتراضات کی داد دیں:۔

عیسائیو! سیّد الانبیاء فداہ ابی و امی پر ناجائز حملے کرنیوالوں کو دیکھا۔ خدا نے اپنے رسول کا بدلہ کیسے کیسا لیا۔ اور کس کے ذریعہ سے لیا؟

سماجی دوستو!

قیامت خیز ہے افسانہ پر درد و غم میرا
نہ کھلواؤ زباں میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

ــــــ تمت ــــــ

اخبار اہلحدیث امرتسر

اخبار کیا ہے مجمع البحرین۔ مذہبی اخلاقی مضامین اور فتوے اس میں شائع ہوتے ہیں۔ مخالفین کے مقابلہ پر ڈھال کا کام دیتا ہے۔ توحید و سنت کا حامی۔ شرک و بدعت کا مخالف۔ دنیا کی جدید جدید خبریں بتلانیوالا۔ ۔۔۔ کے بارہ کلاں صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے نکلتا ہے پتہ مینیجر اہلحدیث امرتسر

36861
9.6.71